بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حضرت محمد عربی خاتم النبیین ﷺ کی عظمت کے ترانے اس وقت سے بھی پہلے گائے جا رہے تھے جب آدمؑ کا خمیر ابھی مٹی سے اٹھایا جا رہا تھا۔ آپ تخلیق عالم کی علت غائی تھے۔ آپ انبیاء کے سرتاج تھے اس لئے وہ آپؐ کی تعریف میں رطب اللسان رہے۔ حضرت ابراہیم نے اس مبارک وجود کے لئے دعائیں کیں۔ حضرت موسیٰؑ نے اپنے مثیل ایک نبی کے برپا ہونے کا مژدہ سنایا کہ وہ فاران کی چوٹیوں سے جلوہ گر ہوگا۔ حضرت سلیمانؑ کی زبان مبارک سے ایک محبوب سرخ و سفید کی خوشخبری دی گئی اور آپ کا نام تک بتا دیا گیا کہ وہ ''محمدیم'' ہے جس کا ترجمہ سراپا عشق انگیز کیا جاتا ہے مگر مطلب یہ تھا اس کی مدح و ستائش کی جائے گی یسعیاہ نے ایک ابدی سلامتی کے شہزادے کی نوید مسرت سنائی تو دانیال نبی نے آسمانی ابدی سلطنت کی پیش از وقت اطلاع دی اور حضرت یسوع مسیح نے اپنے بعد ''احمد رسول'' کی بشارت دی۔

الغرض ازل سے تمام افلاک اور سارا عالم اپنے اس مقصود حقیقی کی تلاش میں سرگرداں اس کی شان کے قصیدے گاتا ہوا رواں دواں تھا کائنات اپنے

مقصود کے لئے گردش لیل ونہار میں تھی۔تو میں اس عظیم ہستی کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کئے ہوئی تھیں کہ اس مبارک صد مبارک ہستی کا ورود ارض جہاز سے ہوا۔ قیصر و کسریٰ کے ایوان لرز اٹھے اور عرش یوں نغمہ سرا ہوا:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا – (سورہ الاحزاب:57)

کہ اللہ یقیناً اس نبی پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی یقیناً اس کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔اے مومنو! تم بھی اس پر درود بھیجتے اور ان کے لئے دعائیں کرتے رہا کرو اور خوب جوش و خروش سے ان کے لئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

یہ حضرت آمنہ کے مبارک خواب کی تعبیر تھی کہ نور عالم آپ سے ظاہر ہوا اور پھر چہار سو پھیل گیا اور اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّھَا کا نظارہ دنیا نے دیکھا۔

حضرت آمنہ نے آپ کا نام الٰہی اشارہ کے مطابق ''محمدؐ'' رکھا اور اس نام پر عربوں کا تعجب دیکھ کر ابو طالب نے سچ ہی تو کہا:

''بلا شبہ میرا یہ بیٹا عظیم ہوگا۔اس کی بہت تعریف ہوگی۔''

اور ایسا ہی ہوا ملائک کو ارشاد ہوا کہ آسمانوں کو اس عظیم وجود کی تعریف سے بھر دو اور زمین میں اس کی مقبولیت پھیلا دو بندگان خدا کو حکم ہوا

کہ اس ہستی پر سلام و درود بھیجو اور آسمان سے یہ فیصلہ صادر ہوا کہ ''وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ'' (الانشراح: 5) کہ اے محمدؐ عربی ہم نے تیرے ذکر کو بہت بلند کیا ہے۔

گویا تو عظمت و رفعت کا ایک مینار ہے اور یہ حقیقت ہے کہ رسول اللہؐ پر آج تک جس قدر سلام و درود بھیجا گیا ساری دنیا کے انسانوں کے لئے بھی اتنی دعائیں نہ کی گئی نہ ہوں گی۔ جس قدر تعریف اور ذکر آپ کا ہوا۔ اس کی نظیر لا حاصل ہے۔ مشتے از خروارے چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

آپؐ کی صداقت و دیانت سے متاثر ہو کر قوم نے آپؐ کو صدوق و امین کا خطاب دیا۔ بلاشبہ آپ مکارم اخلاق اور خلق عظیم کے مالک تھے۔ اسی لئے قرآن کریم میں آپؐ کو اسوہ حسنہ قرار دیا گیا ہے اہل عرب کہتے ہیں کہ:

اس پہلو سے رسول اللہ کے پاکیزہ اخلاق کے بارہ میں حضرت خدیجہؓ حضرت عائشہؓ کی شہادت نیز آپ کے دیگر اصحابؓ دوستوں اور دشمنوں کی گواہیاں اس کتاب میں بیان ہو چکی ہیں جن کا خلاصہ یہی ہے کہ رسول کریمؐ اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم تھے۔ بیس سال تک آپ کی نگہداشت کرنے والے آپ کے چچا ابو طالب نے بھی کہا تھا:

وَاَبْیَضُ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہٖ ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِّلْاَرَامِلِ

کہ محمدؐ کے روشن چہرے کا واسطہ دے کر بارش مانگی جائے تو بادل برس

پڑتے ہیں آپؐ یتیموں کے والی اور بیواؤں کے محافظ ہیں۔

آپ کے چچا زاد بھائی جعفر طیارؓ نے شاہ حبشہ کے سامنے گواہی دی تھی کہ ''خدا نے ہمارے درمیان ایسا شخص کھڑا کیا ہے جس کی سچائی، دیانت اور اخلاص ہم آزما چکے ہیں۔''

دنیا کی ہر زبان میں مختلف اقوام کے مشاہیر نے آپ کی سوانح عمریاں لکھیں اور آپ کے حالات زندگی پر بحث کی ان کا غیر جانبدار اشخاص کی بے لوث تحریروں سے بھی آپ کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے۔

کتاب ''دی ہنڈرڈ''(The Hundred) ہے جس کے مصنف مائیکل ہارٹ ہیں۔اس میں شائع ہونے والے مضمون ''محمد۔ دنیا کا سب سے بڑا مؤثر انسان'' کا پچھلے بیس سالوں میں بہت چرچا ہوا ہے کہ ان ایک سو عظیم شخصیتوں کی فہرست میں نمبر ایک شخصیت سرور کونین محمد مجتبیٰ ﷺ قرار دیا گیا ہے کتاب کا پورا نام یہ ہے:۔

A Ranking of the most influential persons of History, 1987 NY

فاضل مصنف نے اربوں انسانوں (ایک اندازہ کے مطابق بیس ملین) میں سے جو روئے زمین پر اب تک پیدا ہو چکے ہیں ان میں سے حضورؐ سرور پاک کو سب سے مؤثر ترین انسان قرار دیا ہے جس نے تاریخ انسانی میں سب سے

زیادہ اور دیرپا اثر چھوڑا ہے ایسا اثر جس نے لوگوں کی زندگیوں کو خاص رنگ میں رنگین کیا اور دنیا کو بھی ایک خاص رنگ میں ڈھال دیا۔

مصنف لکھتا ہے ''دنیا کی مؤثر ترین شخصیات کی فہرست میں پہلے نمبر پر محمد ﷺ کا انتخاب کرنے پر غالباً کچھ لوگ حیران ہوں گے اور کچھ شاید استفسار بھی کریں گے'' لیکن تاریخ انسانی میں آپ وہ تنہا شخصیت تھے جو مابہ الامتیاز مذہبی اور دنیوی سطحوں پر کامیاب رہے تھے۔

حضرت محمد ﷺ کا نسب اگرچہ منکسر المزاج خاندان سے تھا اس کے باوجود انہوں نے نہ صرف دنیا کے ایک عظیم مذہب کی بنیاد رکھی بلکہ اس کی وسیع اشاعت و تشہیر کے بھی وہی بانی مبانی تھے اسی وجہ سے وہ موثر سیاسی لیڈر بھی بن گئے آج ان کی رحلت کے تیرہ صدیوں بعد بھی ان کا اثر بہت طاقت ور اور وسیع ہے۔ (ترجمہ از انگریزی مترجم محمد زکریا ورک آف کینیڈا)

چنانچہ یورپ کے عالی دماغ مؤرخ مسٹر آرتھر نے اپنی کتاب ''ہسٹری آف اسلام'' میں لکھا ہے کہ:

''محمدؐ کے اخلاق نہایت اعلیٰ تھے ان کی سادگی ان کی پرہیزگاری کا تمام محققین کو اعتراف ہے وہ نہایت رحم دل پیغمبر تھے۔''

فرانس کا مشہور مصنف ڈاکٹر لیبان لکھتا ہے:

''آپؐ اپنے نفس پر قادر تھے۔ آپ کی سادگی اور آپ کا انکسار قابل

تعریف ہے۔ آپ انتہا درجہ کے رحم دل اوراعلیٰ اخلاق رکھنے والے پیغمبر تھے۔''

یورپ کے نامور محقق مسٹر اسٹینلے لین پول اپنی کتاب سپیچز آف محمد (Speaches of Muhammad) میں لکھتا ہے کہ:

''آپ نہایت بااخلاق اوررحم دل ریفارمر تھے' آپؐ کی خداپرستی اور عظیم فیاضی مستحق تعریف ہے' بے شک آپؐ ایک مقدس پیغمبر تھے۔''

مسٹر ٹامس کارلائل اپنی کتاب ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ (Heroes and Hero Worship) میں رقمطراز ہیں کہ:

''صاف شفاف پاکیزہ روح رکھنے والا محمد دنیوی ہواوہوس سے بالکل بے لوث تھا اس کے خیالات نہایت متبرک اوراس کے اخلاق نہایت اعلیٰ تھے۔''

مشہور مؤرخ مسٹر گبن کے ریمارکس ہیں کہ:

''ہر انصاف پسند شخص یقین کرنے پر مجبور ہے کہ محمدؐ کی تبلیغ و ہدایت خالص سچائی پر مبنی تھی اور اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ ایک پاکباز اور مقدس بزرگ تھے۔''

روسی محقق کانٹ ٹالسٹائی اپنی تصنیف ''برین آف اسلام'' (Brain of Islam) میں لکھتے ہیں:

''حضرت محمدؐ ایک اولوالعزم اور مقدس ریفارمر تھے' وہ دنیا میں مصلح اعظم بن کر آئے۔ بلاشک وہ سچے پیغمبر' بغایت متواضع' خلیق اور صاحب

بصیرت تھے۔‘‘(بحوالہ دنیا کا ہادی اعظم غیروں کی نظر میں صفحہ 13)

ڈاکٹر گستاو ویل آنحضرتؐ کی پاکیزہ سیرت کے متعلق یوں گویا ہیں کہ ’’محمدؐ نے اپنے لوگوں کے لئے ایک روشن نمونہ قائم کیا آپ کے اخلاق پاک اور بے عیب ہیں۔آپؐ کی سادگی‘ آپؐ کی انسانی ہمدردی‘ آپ کا مصائب میں استقلال آپ کا طاقت کے وقت فروتنی اختیار کرنا‘ آپ کی مضبوطی‘ آپؐ کی کفایت شعاری‘ آپ کا درگزر‘ آپ کی متانت‘ آپ کا قوت کے وقت عاجزی کا اظہار کرنا‘ آپ کی حیوانوں کے لئے رحم دلی‘ آپ کی بچوں سے محبت‘ آپ کا انصاف اور عدل کے اوپر غیر متزلزل ہو کر قائم ہونا‘ کیا دنیا کی تاریخ میں کوئی اور مثال ہے جہاں اس قدر اعلیٰ اخلاق ایک ہی شخص کی ذات میں جمع ہوئے ہوں۔‘‘

مشہور یورپین عالم مسٹر باسورتھ سمتھ ’’محمد اینڈ محمدن ازم‘‘(Muhammad and Muhammaden Ism)میں لکھتے ہیں کہ

’’اگر یہ پوچھا جائے کہ افریقہ بلکہ کل دنیا کو مسیحی مذہب نے زیادہ فائدہ پہنچایا یا اسلام نے؟ تو جواب میں کہنا پڑے گا کہ اسلام نے۔آہ! محمدؐ کو اگر قریش ہجرت سے پہلے خدانخواستہ قتل کر ڈالتے تو مشرق و مغرب دونوں میں گمراہی پھیل جاتی۔اگر آپؐ مبعوث نہ ہوتے تو دنیا کا ظلم بڑھتے بڑھتے اس کو تباہ کر دیتا۔اگر آپؐ نہ ہوتے تو یورپ میں اور زیادہ تاریکی پھیل جاتی۔اگر آپ نہ ہوتے تو انسان گمراہی کے اندھیرے میں بھٹکتے پھرتے۔جب ہم محمدؐ کے جملہ صفات اور

تمام کارناموں پر انصاف سے نظر ڈالتے ہیں تو ان کی صداقت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے اور آپؐ دنیا کے رہبروں میں سب سے برتر ثابت ہوتے ہیں۔''

(بحوالہ ''برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول'')

''وہ (محمدؐ) ایک ایسی سرزمین میں مبعوث ہوا جو سیاسی تنظیم، معتدل عقیدہ اور خالص اخلاق سے بالکل نا آشنا تھی۔ محمد نے یہ ہرسہ چیزیں اس سرزمین کو دیں اور اپنی استادانہ جودت کی ایک ہی ضرب سے اس نے بیک وقت اپنے اہل وطن کے سیاسی حالات، مذہبی عقائد اور اخلاقی کوائف کو منقلب کر دیا۔''

(بحوالہ پیام امین صفحہ 190)

اطالوی پروفیسر ڈاکٹر وگلیری اپنی کتاب ''انٹر پریٹیشن آف اسلام (Interpretiation of Islam) میں لکھتی ہیں۔

''فی الحقیقت اس مصلح (محمد) کا کام نہایت اعلیٰ اور شاندار تھا۔ ہاں یہی وہ مصلح تھا جس نے ایک بت پرست اور وحشی قوم کو کیچڑ سے نکال کر ایک متحد اور موحد جماعت بنا دیا اور ان میں اعلیٰ اخلاق کی روح پھونک دی۔''

(اسلام پر ایک نظر اردو ترجمہ صفحہ 16)

مسٹر لیمر ٹین لکھتا ہے:

''ایک فلاسفر ایک منجھے ہوئے مقرر، ایک مصلح، مقنن، بہادر جنگجو، خیالات کے فاتح اور برخلاف بتوں کے طریق عبادت کے معقول نظریہ کے

محافظ، ایک آسمانی بادشاہت اور بیس زمینی سلطنتوں کے شہنشاہ محمدؐ ہیں۔ جہاں تک اس معیار کا تعلق ہے جس سے انسانی عظمت اور اقدار کو پرکھا جاتا ہے، ہم ضرور پوچھیں گے کہ کیا اس (محمد) سے عظیم تر کوئی انسان ہوسکتا ہے؟ محمد کا کردار اور اوصاف انسانی صلاحیتوں کا شاندار امتزاج تھا۔ جس نے آپ کو ایسے ارفع مقام پر فائز کر دیا کہ جب سے کائنات ظہور میں آئی کوئی انسان اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکا۔''

جی لیونارڈ کہتا ہے:۔

''اگر روئے زمین پر کبھی کسی انسان نے خدا کو پایا۔ اگر کسی انسان نے خدا کو پانے کے عظیم مقصد کے لئے زندگی وقف کی تو یہ یقینی امر ہے کہ وہ شخص محمد عربی ﷺ ہیں۔ محمد نہ صرف عظیم ترین تھے بلکہ آپ وہ صادق ترین انسان تھے جسے انسانیت نے کبھی جنم دیا۔''

ایک آریہ سماجی ایڈیٹر زیر عنوان ''وشواش (یقین) ایک زبردست طاقت ہے'' رقمطراز ہے کہ:

''عرب کا صحرا دھوپ سے تپ رہا تھا۔ اہل عرب گمنامی کی حالت میں تھے ان کو کوئی نہیں جانتا تھا کہ یکا یک ایک ستارہ آسمان سے اترا جس نے عرب کے ریتلے میدانوں میں روشنی پھیلا دی۔ اس نے اہل عرب کو ایک ''وشواش'' (یقین) دیا، ایک ایمان دیا۔ عرب اس طاقت کو لے کر اٹھے۔ صحرا کی ریت

بارود میں تبدیل ہوگئی جہاں ایک طرف غرناطہ میں اسلام کے جھنڈے گڑ گئے وہاں دوسری طرف دہلی کے تخت نے اس کے سامنے سر جھکا دیا۔ افریقہ کا دشوار گزار صحرا اسلامی وشواش سے پر یت (متحرک) بہادروں کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے گونج اٹھا۔'' (برگزیدہ رسول)

انگلستان کے نامور محقق و مفکر جارج برنارڈ شا نے 1930ء میں بمبئی میں اخبار ''لائٹ'' لاہور کے نمائندہ کے ایک سوال کے جواب میں کہا:

''میں نے (حضرت) محمدؐ کی سیرت کا مطالعہ کیا ہے وہ بڑے بلند پایہ انسان تھے اور میری رائے میں انہیں انسانیت کا نجات دہندہ کہنا چاہیئے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ان جیسا انسان دنیائے حاضر کا ڈکٹیٹر بن جاتا تو اس کے پیچیدہ مسائل کو ایسے طریقے پر حل کر دیتا کہ کائنات اور انسانیت مطلوب امن اور راحت کی دولت سے مالا مال ہوتی۔''